فضائل اہل بیت رضی

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

مصنف: شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی غفرلہٗ
بہاولپور (پاکستان)

زیر سرپرستی
الحاج قاری غلام عباس نقشبندی موتی مسجد نوشہرہ درکاں

فضائل اہل بیت رض

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

مصنف: شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی غفرلہٗ
بہاولپور (پاکستان)

زیر سرپرستی
الحاج قاری غلام عباس نقشبندی موتی مسجد نوشہرہ درکاں

ناشر
قاری منظور احمد نقشبندی
محلہ اسلام پورہ نوشہرہ درکاں

محبوبِ جانی عارفِ حقانی شیرِ ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تصرف، کشف، کراماتِ جلیلہ اور کمالاتِ جمیلہ پر نہایت جامع اور مستند دستاویز

کراماتِ شیرِ ربانی

تصنیف

حضرت مولانا غلام یار مکوی نقشبندی مجددی شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ
والد ماجد حضرت پیر میاں محمد حفیظ اللہ صاحب مکوی نقشبندی مدظلہ

ناشر

مولانا الحاج قاری غلام عباس نقشبندی مجددی شرقپوری
مہتمم اعلیٰ جامعہ رضائے مصطفیٰ موتی مسجد نوشہرہ ورکاں، گوجرانوالہ

ملنے کا پتہ

مکتبہ حضرت میاں صاحب (علیہ الرحمۃ) شرقپور شریف شیخوپورہ

حضرت مولانا ابوصالح محمد فیض احمد صاحب اویسی مدظلہٗ مہتمم جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور دورِ حاضر کے عظیم ترین علماء میں سے ہیں۔ اور علوم نقلی و عقلی میں گہری دسترس رکھتے ہیں۔ اسلام کی خدمت اور سلف صالحین کے مسلک کا تحفظ ان کا مقصدِ حیات ہے۔ جذبۂ تبلیغ و تذکیر نے انہیں تدریس، تقریر اور تحریر کا شہسوار بنا دیا ہے۔ چنانچہ اپنے جامع مذکورہ کے شیخ الحدیث ہونے کے علاوہ وطنِ عزیز کے گوشے گوشے میں دورۂ تفسیر قرآن کے ذریعے سینکڑوں تشنگانِ علم و عرفان کو سیراب فرماتے ہیں۔ آپ کے خطبات اور تبلیغی مساعی نے سرزمین بہاولپور کو ہزاروں فکری طوفانوں سے محفوظ کر لیا ہے۔ جہاں تک وسعتِ تحریر کا تعلق ہے اس دور میں شاید ہی کوئی مصنف آپ کا ہمسر ہو۔ آپ کی سینکڑوں کتابیں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ اور سینکڑوں ابھی منتظرِ اشاعت ہیں۔

حضرت مولانا فیض احمد سراپا فیض ہیں۔ غوثِ دوراں سیدی و سندی حضور قبلہ اوّل نقشِ لاثانی قدس سرہٗ ایسے ہی مخلص و بے لوث، منکسر المزاج اور سراپا علم و عمل علماء کو پسند فرماتے تھے اور بزمِ لاثانی پاکستان کے زیرِ اہتمام مدرسوں کے اجراء سے بھی حضور کا مقصود ایسے علماء ہی تیار کرنا تھا۔ حضرت اویسی مدظلہٗ کا ماہنامہ انوارِ لاثانی کے ساتھ قلمی تعاون ہم سب کے لیے بڑی سعادت ہے۔ یقیناً حضور نقشِ لاثانی کی نگاہِ کرم جنابِ اویسی کو اویسیانہ انداز میں ادھر کھینچ لائی ہے۔

زیرِ نظر مقالہ ’ذکرِ اہلِ بیت‘ فقیر کی استدعا پر لکھا گیا ہے۔ مولانا اتنی تیزی سے کتابچے تیار کرتے ہیں گویا کسی کو خط کا جواب دے رہے ہیں۔ آپ نے راقم الحروف کا مطالبہ جس بہترین انداز میں پورا کیا ہے از حد قابلِ تعریف ہے۔ وسیلے کا ثبوت دینے کے بعد انہوں نے ’’ذکرِ اہلِ بیت‘‘ کیا ہے جو امت کا بہت بڑا وسیلہ ہے۔ امید ہے احباب پہلے مقالے کی طرح اسے بھی قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ دعا ہے کہ رب ارحم و اکرم اپنے حبیبِ رحیم و کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل اسے قبولِ عام و دوام عطا فرمائے۔ حضور شاہِ لاثانی اور حضور نقشِ لاثانی دام فیضہما کے طفیل مولانا فیض سے قوم فیض پاتی رہے (آمین)

سگِ بارگاہِ نقشِ لاثانی

آسی

بسمِ اللہِ الرحمٰنِ الرحیمِ ٥ اَلحمدُ للہِ العلیِّ العظیمِ والصلوٰۃ و التسلیمُ علیٰ حبیبہِ الکریمِ الرؤفِ الرحیم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وجُندہِ العظیمِ۔ امّابعد! قیامت جس قدر قریب آتی جا رہی ہے۔ گمراہی اتنا ہی اپنا زور بڑھاتی جا رہی ہے۔ ہر مسئلہ شریعہ پر ہر کس و ناکس طبع آزمائی کر رہا ہے حقیقت چھپتی جا رہی ہے۔ ضلالت سر اٹھائے پھر رہی ہے۔ یہ اہلِ دَور کی شومئ قسمت نہیں تو اور کیا ہے کہ یزید جیسے بدبخت کو امام برحق کہا جا رہا ہے اور جگر گوشۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برحق سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو باغی قرار دیا جا رہا ہے۔ فقیر نے اس موضوع پر عرصہ پہلے ایک کتاب "شرح حدیث قسطنطنیہ" لکھی۔ جس میں مخالفین کے تمام اعتراضات کے تفصیلی جواب دیئے گئے ہیں۔ اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا موقف بڑی وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب اپنے شفیق دوست علامہ محمد حسین آسی مدظلہ کی فرمائش پر تیار کی ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ آپ ایسا مضمون لکھیں جس میں سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ذاتِ ستودہ صفات پر کیے جانے والے تمام اعتراضات کا جواب ہو۔ مقدمے میں اہلِ بیت کی محبت اور اس کے فائدے (کتاب و سنت اور حکایات و واقعات کی روشنی میں) امام پاک رضی اللہ عنہ کی عظمتِ کردار کے مختلف پہلو اور سیرتِ طیبہ کے حالات، کربلا کا پس منظر اور واقعہ نیز یزید پلید کا کردار و مقام بیان کیا گیا ہو۔ چنانچہ فقیر نے جواباً اپنی کتاب "فضائلِ اہلِ بیت" کی تلخیص کر کے زیرِ نظر کتابچہ تیار کیا ہے اور اس کا نام "احیاء القلب المیت، بذکر السادات اہل بیت" عرف "ذکر اہل بیت" تجویز کیا اور یہ مقدمہ ہے "ذکر حسین" کا

گر قبول افتد زہے عزو شرف

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی حبیبہِ الکریم الرؤف الرحیم وعلی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ٥

۲۶ شوال ۱۴۰۸ھ ۱۲ جون ۱۹۸۸ء بروز اتوار بہاولپور (پاکستان)

عقیدت کے پھول

پر تو عطر نشئ بر آمد حسین و حسن
معطر از وی شد زمین و زمن

بو دو فاطمہ گل است و علی عین گل
سر اندر اں آب بیں گل

ہو سُوئے اعتقاد جسے اہل بیت سے
مژدہ سناؤ اس کو عذابِ الیم کا

از

الفقیر القادری ابو صالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ
جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور سیرانی مسجد (پاکستان)

فضائلِ اہلِ بیت از قرآن مجید

آیت نمبر ۱:-

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۚ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۚ (الشوریٰ ۲۳)

(ترجمہ). (اے نبی صلی اللہ علیک وسلم) اُمت سے فرما دیجئے کہ میں تم سے تبلیغ احکام الٰہی پر کوئی اجرت نہیں مانگتا بجز اس کے کہ تم میرے قرابت داروں سے محبت کرو، اور جو شخص کوئی نیکی کرے گا ہم اس میں اور خوبی زیادہ کریں گے۔

فائدہ نمبر ۱:- اس آیت کے متعلق مفسرین کرام نے فرمایا۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ لَّا اسئلکم علیہ اجراً الا المودة فی القربی قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) مَنْ قَرَابَتُكَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ الحمد للہ العلی العظیم والصلوٰۃ و التسلیم علیٰ حبیبہ الکریم الرؤف الرحیم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وجندہ العظیم۔ اما بعد! قیامت جس قدر قریب آتی جا رہی ہے، گمراہی اتنا ہی اپنا زور بڑھاتی جا رہی ہے۔ ہر مسئلۂ شریعہ پر ہر کس و ناکس طبع آزمائی کر رہا ہے، حقیقت چھپتی جا رہی ہے۔ ضلالت سر اٹھائے پھر رہی ہے۔ یہ اہلِ دور کی شومئی قسمت نہیں تو اور کیا ہے کہ یزید جیسے بدبخت کو امام برحق کہا جا رہا ہے اور جگر گوشۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم برحق سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو باغی قرار دیا جا رہا ہے۔ فقیر نے اس موضوع پر عرصہ پہلے ایک کتاب "شرح حدیث قسطنطنیہ" لکھی، جس میں مخالفین کے تمام اعتراضات کے تفصیلی جواب دیئے گئے ہیں۔ اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا مؤقف بڑی وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب اپنے شفیق دوست علامہ محمد حسین آسی مدظلہ کی فرمائش پر تیار کی ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ آپ ایسا مضمون لکھیں جس میں سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ذاتِ ستودہ صفات پر کیے جانے والے تمام اعتراضات کا جواب ہو۔ مقدمے میں اہلِ بیت کی محبت اور اس کے فائدے (کتاب و سنت اور حکایات و واقعات کی روشنی میں) امام پاک رضی اللہ عنہ کی عظمتِ کردار کے مختلف پہلو اور سیرتِ طیبہ کے حالات، کربلا کا پس منظر اور واقعہ نیز یزید پلید کا کردار و مقام بیان کیا گیا ہو۔ چنانچہ فقیر نے جواباً اپنی کتاب "فضائلِ اہلِ بیت" کی تلخیص کر کے زیرِ نظر کتابچہ تیار کیا ہے اور اس کا نام "احیاء القلب المیت، بذکر السادات اہلِ بیت" عرف "ذکر اہلِ بیت" تجویز کیا اور یہ مقدمہ ہے "ذکرِ حسین" کا

گر قبول افتد زہے عز و شرف

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علیٰ حبیبہ الکریم الرؤف الرحیم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ٥

۲۶ شوال ۱۴۰۸ھ ۱۲ جون ۱۹۸۸ء بروز اتوار بہاولپور (پاکستان)

عقیدت کے پھول

...ی گل است و علی بوئے گل
بود فاطمہ اندراں برگ گل

چو عطر کشی برآمد حسین و حسن
معطر از و شد زمین و زمن

ہو سُوئے اعتقاد جسے اہلِ بیت سے
مژدہ سناؤ اس کو عذابِ الیم کا

از

الفقیر القادری ابوصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ
جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور سیرانی مسجد (پاکستان)

فضائلِ اہلِ بیت از قرآن مجید

آیت نمبر ۱:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ (الشوریٰ ۲۳)

(ترجمہ)۔ (اے نبی صلی اللہ علیک وسلم) اُمت سے فرمادیجئے کہ میں تم سے تبلیغ احکام الٰہی پر کوئی اجرت نہیں مانگتا بجز اس کے کہ تم میرے قرابت داروں سے محبت کرو: اور جو شخص کوئی نیکی کرے گا ہم اس میں اور خوبی زیادہ کریں گے۔

فائدہ نمبر ۱: اس آیت کے متعلق مفسرین کرام نے فرمایا۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قال لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ لَّآ اسئلكم عليه اجرًا الا المودة فی القربٰی قالوا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) مَنْ قَرَابَتُكَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا

مَوَدَّتُهُمْ قَالَ عَلِيٌّ وَّفَاطِمَةُ وَوَلَدَاهُمَا (رضی اللہ عنہم)

(اخرجہ ابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ فی تفاسیرھم والطبرانی فی المعجم الکبیر)

(ترجمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آیۃ قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ اتری تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کے وہ کون سے رشتہ دار ہیں جن کی محبت ہم مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ نے واجب فرمائی ہے۔ فرمایا، علی، فاطمہ اور اُن کے دونوں صاحبزادے (رضی اللہ عنہم)

فائدہ نمبر ۲:۔ اَخْرَجَ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ فِیْ سُنَنِہٖ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی قَالَ قُرْبٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

یعنی سعید بن منصور نے اپنی کتاب سنن میں حضرت سعید بن جبیر سے روایت درج فرمائی ہے کہ اس آیت میں القربیٰ سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار ہیں۔

ازالۂ وہم :۔ بدمذہب لوگوں کے زیرِ اثر بعض اہلِ سنت بھی غلط فہمی سے صرف آلِ سیدہ زاہرہ رضی اللہ عنہا کو اہلِ بیت سمجھتے ہیں حالانکہ آپ کی ازواجِ مطہرات اور اہلِ ایمان رشتہ دار سب اہلِ بیت ہیں۔ نیز رافضیوں، خارجیوں جیسے بدعقیدہ لوگوں کو اہلِ بیت میں داخل کرنا بھی غلط ہے (اگرچہ اُن کا یہی دعویٰ ہو) تفصیل فقیر کی دوسری کتاب میں دیکھیے جس کا نام ہے "گستاخ ولد الحرام" ہے۔

آیت نمبر ۲:۔ فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْہِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ۝ (آلِ عمران ۶۱)

ترجمہ:۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو تم سے اس علم کے آنے کے بعد بھی جھگڑا کریں تو ان سے کہہ دو کہ ہم اپنی اولاد کو بلاتے ہیں، تم اپنی اولاد کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں تم اپنی عورتوں

کو بلاؤ۔ ہم خود بھی اور تم خود بھی جمع ہوں پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت مانگیں۔

فائدہ نمبر ۱:۔ مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ کفار اس آیت کریمہ کو سن کر بھاگ گئے کہ کہیں غضب الٰہی نازل ہی نہ ہو جائے جو ہم کو تباہ و برباد کر دے۔

فائدہ نمبر ۲:۔ اس آیت سے بھی اہل بیت کی شان ظاہر ہے۔ اس مباہلے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے تو سیدہ خاتون جنت، سیدنا علی المرتضیٰ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم ساتھ تھے۔

آیت نمبر ۳:۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿الاحزاب ۳۳﴾

ترجمہ:۔ اللہ کا ارادہ یہی ہے کہ اے اہل بیت تم سے گندگی دور کر دے اور تمہیں خوب پاک وصاف کرے۔

فائدہ نمبر ۱:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت بھی آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی یعنی یہی پنجتن پاک (رواہ احمد)

فائدہ نمبر ۲:۔ لفظ اہل بیت تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(ا) اہلِ بیت سُکنیٰ: یعنی آپ کی ازواج مطہرات جو آپ کے ساتھ سکونت رکھتی ہیں۔

(ب) اہل بیت نَسَب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاشمی رشتہ دار جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

(ج) اہل بیت ولادت: یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولادِ پاک

(مزید تحقیق فقیر کی کتاب "فضائل اہلبیت کرام" میں ہے)

فائدہ نمبر ۳: اس آیت سے آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو معصوم سمجھنا جہالت ہے کیونکہ معصوم صرف انبیائے کرام اور ملائکہ (علی نبینا وعلیہم السلام) کا خاصہ ہے البتہ تمام اہلِ بیت کرام، صحابہ عظام اور اولیائے کاملین رضی اللہ عنہم اجمعین محفوظ ہیں۔ یہی مذہب حق ہے جو اس کے خلاف

عقیدہ رکھے سنی نہیں گمراہ ہے۔

آیت نمبر ۴:- وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی (الانفال۔ ۴۱)

اے لوگو جو مالِ غنیمت تمہیں حاصل ہو اس کا پانچواں حصہ اللہ، رسول اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کا ہے۔

فائدہ نمبر ۱:- اس سے معلوم ہوا کہ حضور پُرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ اقدس میں مالِ غنیمت کے خمس میں اہلِ قرابت کا علیحدہ اور مستقل حصہ تھا بلکہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اب بھی ساداتِ کرام کو اس خمس سے حصہ ملے گا۔ دوسرے خاندانوں کو یہ عزت حاصل نہیں۔

انتباہ:- حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت علمی حق ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اب ساداتِ کرام کو یہ حصہ نہیں ملے گا کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے۔ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ (یعنی جو چیز ہم انبیاء چھوڑ جائیں، وہ صدقہ ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثتِ علمی تاقیامت جاری رہے گی مگر مالی ترکہ نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع فرمایا نہ اس میں وراثت کا اجراء ہوگا۔ یہی حال خمس کا ہے۔

آیت نمبر ۵:- وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ

ترجمہ: اور ہم نے اس (یعنی ابراہیم علیہ السلام) کی اولاد میں نبوّت اور کتاب رکھ دی۔

فائدہ: حضرت ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سارے نبی آپ کی اولاد میں سے ہوئے اور ساری کتابیں اور صحیفے آپ کی اولاد پر ہی نازل ہوئے۔ اولاد ابراہیم کو یہ عظمت اسی وجہ سے حاصل ہوئی کہ وہ ابراہیمی ہیں۔ اسی پر محمدی نسب و نسبت کا قیاس کرلیں (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام)

آیت نمبر ۶:- یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝ (البقرہ ۴۷)

ترجمہ: اے یعقوب علیہ السلام کی اولاد میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی اور میں نے تم کو (اس وقت) تمام جہانوں پر بزرگی دی۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ یعقوب علیہ السلام کا نسب ایسا اعلیٰ ہے کہ حق تعالیٰ نے اُن کی اولاد کو تمام خاندانوں سے اُونچا کیا تھا لہٰذا یقیناً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان والے سادات کرام آج تمام جہاں والوں سے اعلیٰ ہیں۔

آیت نمبر ۷:۔ اُذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا (المائدہ)

ترجمہ: (اے یعقوب علیہ السلام کی اولاد) میری نعمتوں کو یاد کرو کہ جو تم پر ہیں کیونکہ تم میں انبیاء بنائے اور تمہیں بادشاہ بنایا۔

فائدہ: معلوم ہُوا کہ کسی قوم میں انبیاء کا آنا خدا کی خاص نعمت ہے جس سے دوسری قومیں محروم ہیں لہٰذا سادات کرام میں حضور خاتم الانبیا علیہم الصلوٰۃ والثنا کا تشریف لانا رب تعالیٰ کی خاص رحمت ہے جو اوروں کو حاصل نہیں۔

آیت نمبر ۸:۔ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ (الاحزاب ۳۲)

ترجمہ: اے نبی کی ازواج! اگر تم پرہیز گاری اختیار کرو تو تم کسی دوسری عورت کی طرح نہیں ہو۔

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تقویٰ شعار ازواج تمام جہان کی پرہیز گار عورتوں سے افضل ہیں کیونکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ہیں۔ لہٰذا سادات کرام جو پرہیز گار ہیں وہ دوسرے پرہیز گاروں سے اعلیٰ ہیں کیونکہ وہ حضور سید لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نسب والے ہیں۔

(مزید آیات اور تفصیل فقیر کی کتاب "فضائل اہل بیت" میں دیکھیے۔)

فضائلِ اہلبیت

احادیث مبارکہ میں

۱- عَنْ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، قَالَ قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنّیْ تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَیْنِ مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُھُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ کِتَابُ اللہِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلُ بَیْتِیْ لَنْ یَّفْتَرِقَا حَتّٰی یَرُدَا عَلَی الْحَوْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِیْھِمَا۔ (رواہ الترمذی وقال حدیث حسن والحاکم)

ترجمہ:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں تم ہیں دو ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم ان کے ساتھ وابستہ رہے اور ان کی ہدایت کے مطابق عمل کرتے رہے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ایک قرآن جو دوسرے سے اعظم ہے وہ اللہ کی رسی ہے۔ آسمان سے زمین پر لٹکی ہوئی ہے۔ دوسری چیز اہلبیت ان دونوں میں کبھی جدائی نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ یہ دونوں ساتھ مجھے کوثر پر ملیں گے۔ اس لیے تم غور کرو کہ میرے بعد تم نے ان دونوں کے حقوق کیسے ادا کیے (اور ان کے حقوق میں کیا کیا کوتاہیاں کیں ان باتوں کی جواب دہی کے لیئے حوض کوثر پر تیار رہو)

انہیں سے مروی ہے کہ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا "کہ میں تمہارے لئے حوض پر پہلے موجود ہوں گا۔ تم میرے تابع ہو اور عنقریب میرے حوض پر آؤ گے تو میں تم سے اپنی عظیم امانتوں کے متعلق پوچھوں گا کہ تم نے میرے بعد ان سے کیا کیا۔ اس پر ایک مہاجر کھڑا ہو کر پوچھنے لگا وہ دو عظیم چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا ان میں بڑی امانت تو اللہ کی کتاب ہے۔ یہ ایک ایسی رسی ہے جس کا سرا

اللہ کے ہاتھ میں اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں۔ اسے مضبوطی سے تھامو۔ دوسری چیز جو نسبتاً اس سے کم درجے کی ہے، میری آل ہے جو میرے قبلے کو مانتا اور میری دعوت کو قبول کرتا ہے۔ اسے میری آل سے بھلائی کرنی چاہئے، نہ ان سے لڑے نہ ان پر ظلم کرے، اور نہ ان کے بارے میں کوئی کوتاہی کرے۔ میں اللہ لطیف و خبیر سے آل کے بارے میں دعا مانگی ہے کہ وہ میرے پاس حوض پر آئیں ایسے جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔

(رواہ الحافظ جمال الدین محمد بن یوسف الزرندی فی کتابہ نظم دور المسلمین کذا فی العلم الظاہر ص۴)

۳:- عن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اُوصِیکُمْ بِعِترَتِی خَیراً وَاِنَّ مَوعِدَھُمُ الحَوْض (دیلمی)

ترجمہ:- میں تمہیں اپنی آل کے ساتھ بہتر سلوک کی وصیت کرتا ہوں اور ان کا میرے ہاں باب پر حاضر ہونے کا وعدہ ہو چکا ہے۔

۴:- عن عبدالعزیز بسندہ الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ

اَنَا وَاَھلُ بَیتِی شَجَرَۃٌ فِی الجَنَّۃِ وَاَغْصَانُھَا فِی الدُّنْیا فَمَنْ تَمَسَّکَ بِھَا اتَّخَذَ اِلَی اللہِ سَبِیلاً

(اخرجہ، ابوسعید فی شرف النبوۃ (العلم الظاہر ص۴)

ترجمہ:- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور میرے اہل بیت جنت میں ایک درخت ہیں جس کی شاخیں دنیا میں ہیں۔ جو ان سے لٹک گیا۔ اس نے اللہ کی طرف راہ بنالی۔

۵:- عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اَوَّلُ مَنْ اَشْفَعُ لَہٗ یَومَ القِیٰمَۃِ اَھلُ بَیتِی ثُمَّ الاَقْرَبُ فَالاَقْرَبُ ثُمَّ الاَنصَارُ ثُمَّ مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَاتَّبَعَنِیْ مِنْ اَھلِ الیَمَنِ ثُمَّ سَائِرَ العَرَبِ ثُمَّ الاَعَاجِمُ وَمَنْ اَشْفَعُ لَہٗ اَوَّلاً اَفْضَلُ۔

(رواہ الطبرانی والدارقطنی وکتاب الفردوس)

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت میں سب سے پہلے میں اپنے اہلبیت کی شفاعت کروں گا۔ اس کے بعد اس کی جو ہمارے قریب تر ہو گا۔ پھر انصار کی پھر اس کی جو اہلِ یمن میں سے مجھ پر ایمان لایا اور میرا تابع ہوا۔ پھر سب اہلِ عرب کی، پھر عجمیوں کی اور جس کی میں پہلے شفاعت کروں گا وہ زیادہ فضیلت والا ہو گا۔

۶:۔ عن عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یَقُوْلُ یابنی ہاشم اِنِّی قَدْ سَاَلْتُ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَّجْعَلَکُمْ نُجَبَاءَ رُحَمَاءَ وَسَاَلْتُہٗ اَنْ یَّھْدِیَ ضَالَّکُمْ وَیُؤْمِنَ خَائِفَکُمْ وَیُشْبِعَ جَائِعَکُمْ۔ (رواہ الطبرانی فی الصغیر)

ترجمہ:۔ حضرت ابنِ جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "اے بنو ہاشم میں نے اللہ عزوجل سے سوال کیا کہ تمہیں نجبا ورحما بنادے اور میں نے اس سے دعا کی کہ تم میں جو گمراہ ہو جائے اسے ہدایت دے، جو خوف میں ہو اُسے امن دے اور جو بھوکا ہو اُسے سیر کر دے۔

۷:۔ عن انس رضی اللہ عنہ، قَالَ قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَدَنِیْ رَبِّیْ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ مَنْ اَقَرَّ مِنْھُمْ بِالتَّوْحِیْدِ وَلِیْ بِالْبَلَاغِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَھُمْ۔

(رواہُ الحاکم فی اسنادہ وقال صحیح الاسناد العلم الظاہر ص۵)

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے رب نے میرے اہلبیت کے بارے میں مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان میں سے جو توحید کا اور میرا پوری طرح سے اقرار کرے گا وہ اسے عذاب نہیں دے گا۔

۸:۔ عن عمران بن حُصَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ عَنْ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُدْخِلَ النَّارَ اَحَدًا مِّنْ اَھْلِ

بِبُنِي فَاَعْطَانِیْ ذَالِکَ ۔

(رواہ ابوسعید والملا فی سیرت والدیلمی وولدہ : العلم الظاہر ص ۵)

ترجمہ :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ! میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ میرے اہل بیت میں سے کوئی بھی دوزخ میں ظاہر نہ ہو ۔ سو اس نے میری دعا منظور فرمائی ۔

۹ :- عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ یَامَعْشَرَ بَنِیْ هَاشِمَ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا وَاَخَذْتُ بِحَلْقَۃِ الْجَنَّۃِ مَابَدَأْتُ اِلَّا بِکُمْ ہ

(اخرجہ الامام احمد فی المناقب وایضا)

ترجمہ :- رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اے بنو ہاشم" اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کیساتھ نبی بنا کر بھیجا ، میں نے بہشت کا حلقہ لیا" اور اس کی ابتداء میں تم سے کروں گا ۔

۱۰ :- عن ابنِ عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ لِفَاطِمَۃَ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ غَیْرُ مُعَذِّبِکِ ۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ ثقات ایضًا)

ترجمہ :- حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا ! کہ اللہ تعالےٰ نہ تمہیں اور نہ تمہاری اولاد کو عذاب دے گا ۔

فائدہ اس قسم کی روایات پڑھ کر بعض بدعقیدہ لوگ جو سید ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں خود کو بخشش کا مستحق سمجھ لیتے ہیں یا ظاہر کرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ایسے افراد جو سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آپ کے اصحاب یا اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کے گستاخ ہوں ۔ کسی صورت بھی اس بشارت میں داخل نہیں ۔ یقیناً ان کے خاندان میں یا نطفے میں فرق ہوگا ۔ تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی کتاب" گستاخ ولد الحرام" ۔

۱۱ :- عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ' قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم۔ یَقُوْلُ عَلَی الْمِنْبَرِ مَا بَالُ رِجَالٍ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ رَحِمَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

(صلی اللہ علیہ وسلم) لَا تَنْفَعُ قَوْمَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بَلٰی وَاللّٰہِ اِنَّ

رَحِمِیْ مَوْصُوْلَۃٌ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ وَاِنِّیْ اَیُّھَا النَّاسُ فَرَطٌ لَّکُمْ

عَلَی الْحَوْضِ۔

(رواہ الامام احمد والحاکم فی صحیحہ والبیہقی۔ العلم الظاہر ص۵)

ترجمہ:۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے منبر پر فرماتے ہوئے سُنا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت قیامت میں کوئی فائدہ نہ دے گی، ہاں خبردار میری قرابت دنیا و آخرت میں متصل یعنی مفید ہے۔ اے لوگو! میں قیامت میں حوض پر تمہارے کام آؤں گا۔

۱۲:۔ عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قَالَ کُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا سَبَبِیْ وَنَسَبِیْ وَکُلُّ وُلْدِ اٰدَمَ فَاِنَّ عُصْبَتَھُمْ لِاَبِیْھِمْ مَا خَلَا وُلْدُ فَاطِمَۃَ فَاِنِّیْ اَنَا اَبُوْھُمْ وَعُصْبَتُھُمْ۔

(رواہ ابو الصالح الموذن فی اربعینہ والحافظ بن الاخضر وابو نعیم فی معرفۃ الصحابہ العلم الظاہر ص۵)

ترجمہ:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر سبب و نسب قیامت میں منقطع ہو جائے گا۔ سوا میرے سبب و نسب کے اور تمام اولادِ آدم کا عصبہ ان کے آبا سے ہے۔ سوائے اولادِ فاطمہ کے کیونکہ ان کا باپ اور عصبہ میں ہوں۔

فائدہ :۔ حضرت علامہ ابن العابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان احادیث کو لکھ کر آخر میں فرماتے ہیں۔ وورد بطرقٍ عدیدۃٍ بنحو ھٰذا اللفظ الیٰ غیر ذٰلک الاحادیث المعلومۃ ذٰلک۔ مما یشھد بنجاتھم وحسن مآلھم ولو عند وفاتھم (العلم الظاہر ص۵) یعنی انہیں الفاظ کے ساتھ

متعدد طریقوں سے یہ حدیث وارد ہوئی اور ان احادیث کے علاوہ بھی بکثرت روایات موجود ہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ ساداتِ کرام ناجی ہیں اور ان کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔

فائدہ:۔ گویا یہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے کہ آپ کا سلسلۂ اولاد صاحبزادی سیدہ فاطمہ علیٰ ابیہا وعلیہا الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ہے ورنہ عموماً یہ سلسلہ نرینہ اولاد سے چلتا ہے۔

۱۳:۔ عن الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ قال لمُعَاوِیَۃ بن خدیج إِیَّاکَ وَ بُغْضُنَا فَاِنَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا یُبْغِضُنَا اَحَدٌ وَلَا یَحْسُدُنَا اَحَدٌ اِلَّا ذِیدَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ الحَوضِ بِسِیَاطٍ مِّنْ نَّارٍ (طبرانی)

ترجمہ:۔ حضرت سیدنا حسن بن سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے حضرت معاویہ بن خدیج نے فرمایا! اے معاویہ ہمارے بغض و دشمنی سے بچتے رہو۔ اس لیئے حضور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جس نے ہم اہلِ بیت سے بُغض یا حسد رکھا۔ وہ قیامت کے دن حوضِ کوثر سے کوڑے مار مار کر ہٹا دیا جائے گا۔

۱۴:۔ عن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، قال قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ حَقَّ عِتْرَتِیْ وَالْاَنْصَارِ فَھُوَ لِاِحْدٰی ثَلَاثٍ اَمَّا مُنَافِقٌ اَوْ لِزِنْیَۃٍ وَ اَمَّا لِغَیْرِ طُھُوْرٍ یَعْنِی حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ عَلٰی غَیْرِ طُھْرٍ۔ (اخرجہ ابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ:۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ حضور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے اہلِ بیت، اور انصار کے حقوق نہیں پہچانتا تو اس میں ان تین باتوں میں ایک ضرور ہو گی (۱) منافق ہو گا یا (۲) وہ زنا کی پیداوار ہو گا یا

(۳) وہ ناپاکی حیض میں اپنی ماں کے پیٹ میں رہا ہوگا۔

۱۵:- عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال آخر ما تکلّم بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اَخلِفُونِی فِی اَھلِ بَیتِی۔ (اخرجہ الطبرانی فِی الاوسط)

ترجمہ:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلّم کی کی آخری وصیت یہ تھی کہ (اے مسلمانو!) میرے اہل بیت کی پاسداری میں تم میرے نائب ہو جاؤ۔

۱۶- محبت اہل بیت جنت میں لے جائیگی

عن الحسن بن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم قال اَلزِمُوا مَوَدَّتَنَا اَھلَ البَیتِ فَاِنَّہٗ مَن لَقِیَ اللہَ تَعَالیٰ فَھُوَ یَوُدُّنَا دَخَلَ الجَنَّۃَ بِشَفَاعَتِنَا وَالَّذِی نَفسِی بِیَدِہٖ لَا یَنفَعُ عَبدًا عَمَلُہٗ اِلَّا بِمَعرِفَۃِ حَقِّنَا (طبرانی اوسط)

ترجمہ:- حضرت امام حسن بن سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا" ہمارے اہل بیت سے لازمی محبت رکھو اس لئے کہ جو اس حالت میں اللہ سے ملے گا کہ ہمارے ساتھ محبت رکھتا ہو" ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے" ہمارے حق کی پہچان کے بغیر کوئی عمل کسی بندے کو فائدہ نہیں دے گا۔

۱۷- محبت اہلبیت کے بغیر ایمان دل میں داخل نہیں ہوتا

:- عن المطلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاللہِ لَا یَدخُلُ قَلبَ امرِءٍ مُسلِمٍ اِیمَانٌ حَتّٰی یُحِبَّکُم لِلّٰہِ وَلِقَرَابَتِی (احمد ترمذی وحاکم۔ ترمذی نے

اسے صحیح کہا)

ترجمہ:۔ حضرت مطلب رضی اللہ عنہ بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واللہ! کسی مرد مسلمان کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوگا۔ جب تک (اے اہل بیت!) تم سے اللہ اور میری قرابت کی وجہ سے محبت نہ رکھے۔

۱۸، ۱۹، ۲۰ دو عظیم چیزیں :۔ عن زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم انا تارکٌ فیکم الثقلین اولہما کتاب اللہ فیہ الھدیٰ والنور فخذوا بکتب اللہ و تمسکوا و حث علی کتب اللہ و رغب فیہ واھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی۔ (مسلم۔ ترمذی۔ نسائی)

ترجمہ:۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور پُرنور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تم میں دو نفیس چیزیں چھوڑتا ہوں۔ ان میں پہلی کتاب اللہ ہے جس میں ہدایت اور نور ہے لہٰذا اللہ کی کتاب کو لو اور اسے مضبوطی سے پکڑلو (چنانچہ) حضور صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم نے لوگوں کی بڑی ترغیب دی۔ اور فرمایا (اے مسلمانو! دوسری چیز) میرے اہل بیت ہیں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ (کا خوف) یاد دلاتا ہوں۔

ف:۔ معلوم ہوا کہ اہل بیت اطہار کی عظمت قرآن پاک کی طرح ہے جسے ایمان کے لیئے قرآن پاک کو ماننا ضروری ہے، ایسے ہی اہل بیت پاک کو۔

۱۹:۔ اخراج عبد بن حمید فی مسندہ عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی تارکٌ فیکم ما ان تمسکتم بہ بعدی لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی وانہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض۔

ترجمہ:۔ عبد بن حمید نے اپنی مسند میں حضرت زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم میں دو ایسی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں کہ

اگر تم انہیں تھامے رہو گے، ہرگز نہیں بھٹکو گے۔ ایک قرآن پاک دوسری میری عزت یعنی اہلبیت ان دونوں میں کبھی جدائی نہ ہوگی۔ حتیٰ کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں گے۔

۲۰ - اخرج ابو احمد و ابو یعلیٰ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی اوشک ان ادعیٰ فاجیب انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی وان اللطیف الخبیر خبرنی انہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما۔

ترجمہ :- ابو احمد اور ابو یعلیٰ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی طرف سے مجھے عنقریب بلاوا آئے گا اور میں چلا جاؤں گا۔ اور میں تم میں دو وزنی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں قرآن پاک اور میری عزت یعنی اہل بیت، اور مجھے اللہ لطیف وخبیر نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں آپس میں کبھی جدا نہیں ہوں گے۔ حتیٰ کہ دونوں حوض کوثر پر مجھ سے ملیں گے۔ لہٰذا سوچ سمجھ کر میری نیابت کا حق ان کے بارے میں ادا کرو۔

۲۱ - اللہ تعالےٰ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کی محبت

اخرج الترمذی وحسنہ والطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم من نعمۃ واحبونی لحب اللہ واحبوا اہل بیتی لحبی۔

ترجمہ :- ترمذی اور طبرانی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ سے محبت رکھو۔ اس لئے کہ وہ قسم قسم کی نعمتیں تمہیں کھلاتا ہے اور اللہ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت رکھو اور میری محبت کی وجہ سے

میرے اہل بیت سے محبت رکھو۔

۲۳ - تین دعائیں :- طبرانی اور حاکم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عبدالمطلب کی اولاد! میں نے خداوندکریم سے تمہارے لئے تین باتوں کی دعا کی کہ اللہ تمہارے دل کو ثابت و مضبوط بنائے تمہارے ان پڑھ کو علم عطا فرمائے اور تمہارے گمراہ کو ہدایت بخشے اور تم کو سخی، بہادر، رحمدل بنائے تو اگر کوئی شخص ایسی عبادت کرے کہ ہر وقت حرم کعبہ میں چمٹا ہوا رکن یمانی اور مقام ابراہیم میں روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔ مگر ایسی حالت میں مرجائے کہ اہل بیت رسول سے بغض رکھتا ہو۔ دوزخی ہوگا۔

۲۴ تا ۲۶ - بغضِ اہل بیت :- اخرج الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ بُغْضُ بَنِیْ هَاشِم وَالْاِنْصَارِ کُفْرٌ وَبُغْضُ الْعَرَبِ نِفَاق۔

ترجمہ :- طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی ہاشم اور انصار سے بغض رکھنا کفر کی اور عرب سے بغض منافقت کی علامت ہے۔

۲۵ - اخرج ابن عدی فی الکامل عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَبْغَضَنَا اَهْلَ الْبَیْتِ فَهُوَ مُنَافِقٌ۔

ترجمہ :- کامل میں ابن عدی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور پُرنور رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، جو ہم اہل بیت سے بغض رکھے منافق ہے۔

۲۶ - اخرج بن حبان فی صحیحہ والحاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُبْغِضُنَا

اَهْلَ الْبَیْتِ رَجُلٌ اِلَّا اَدْخَلَهُ النَّارَ۔

ترجمہ :- ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس ذات پاک کی کہ جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے۔ جس نے میرے اہل بیت سے بُغض رکھا خدا اُس کو دوزخ میں ڈالے گا۔

۲۷ - کنانہ، قریش اور بنی ہاشم :- قَالَ علیہ السلام اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِنْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ہَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ہَاشِمٍ۔

(مسلم ترمذی)

ترجمہ :- حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالےٰ نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے کنانہ اور بنی کنانہ میں سے قریش کو، قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے چنا۔

ف :- اس سے معلوم ہُوا کہ مذکورہ بالا قبائل تمام دوسرے خاندانوں سے علی الترتیب افضل و برگزیدہ ہیں۔

۲۸ - سفینۂ نوح :- قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ مَثَلُ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَّکِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَکَ رواہُ احمد عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ۔

ترجمہ :- حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار! تم میں میرے اہل بیت کی مثال کشتیٔ نوح (علیہ السلام) کی طرح ہے، جو اس میں سوار ہوا نجات پاگیا اور اس سے الگ ہوا، ہلاک ہوگیا۔

۲۹ - قرابت ونسب :- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ قَرَابَتِیْ لَا تَنْفَعُ اِنَّ کُلَّ سَبَبٍ وَّ نَسَبٍ مُنْقَطِعٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا سَبَبِیْ وَنَسَبِیْ وَاِنَّ رَحِمِیْ مَوْصُوْلَةٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔

ترجمہ :۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا " ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اس گمان میں ہیں کہ میرا رشتہ کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ بیشک ہر سبب و نسب قیامت کے دن کٹ جائے گا (بے فائدہ ہو گا) سوا میرے سبب و نسب کے۔ اور بے شک میری قرابت دنیا و آخرت میں متصل (یعنی فائدہ بخش) ہے۔"

ف :۔ سوچئے، جن لوگوں کی سرکار صلے اللہ علیہ وسلم اب قرار تردید فرما رہے ہیں۔ آج کل کس کس طرح فریب دے رہے ہیں۔ اہل سنت کو یہ حدیث پاک حفظ کر لینی چاہیئے کہ ہزاروں فکری بیماریوں کا علاج ہے۔

۳۰۔ صدقہ آلِ رسول کے لیے حلال نہیں :۔

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ ھٰذِہِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا ھِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) رواہ مسلم عن عبد المطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

ترجمہ :۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " بیشک یہ صدقات لوگوں کے میل ہیں، یہ نہ تو حضور پُرنور سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حلال ہیں، نہ ان کی آل کو۔

ف :۔ یہ تمام برکات سادات کرام کو اس لئے حاصل ہیں کہ وہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل شریف سے ہیں۔ غیر سید خواہ کتنا ہی پرہیزگار ہو یہ مقام نہیں رکھتا۔

؎ ہے صدقہ میل پھر اس پاک ستھرے کو روا کیوں ہو
کہ دنیا کھا رہی ہے جس کی آلِ پاک کا صدقہ!

۳۱۔ نسب و سبب کی فضیلت

قال علیہ السلام کُلُّ نَسَبٍ وَّ سَبَبٍ مُنْقَطِعٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا نَسَبِیْ وَسَبَبِیْ

یعنی قیامت کے دن ہر نسبی اور ہر سببی (سسرالی) رشتہ کٹ جائے گا (یعنی کام نہ آئے گا) سوا میرے نسب اور سبب کے۔

ف:۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کلثوم بنت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما سے اسی حدیثِ پاک کے مطابق نکاح کیا تا کہ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ سے آپ کا سسرالی رشتہ قائم ہو جائے۔

۳۲۔ مقامِ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (تم میرے ہاں اسی درجے پر ہو جو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون علیہ السلام کا تھا، یہ اور بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔) یعنی تم میں اور جناب ہارون علیہ السلام میں فرق یہ ہے کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ اور نبی تھے، تم صرف میرے خلیفہ ہو (یہ حدیث صحیحین میں ہے)۔

ف:۔ اس حدیث سے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی خلافت بلا فصل ثابت نہیں ہو سکتی کیونکہ:۔

۱۔ یہ حدیث خبرِ واحد ہے۔ مسئلہ خلافت عقیدے سے متعلق ہے لہٰذا اس میں نص کی ضرورت ہے۔ خبرِ واحد سے صرف فضیلت ثابت ہو سکتی ہے۔

۲۔ یہ ارشاد غزوہ تبوک کو جاتے ہوئے فرمایا۔ مطلب یہ تھا کہ جیسے حضرت موسیٰ حضرت ہارون علیہما السلام کو اپنے گھریلو امور میں نائب بنا کر باہر جاتے، ایسے ہی ہم گھریلو امور آپ کی نگرانی میں دیئے جا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس دوران حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ جو ایک نابینا صحابی تھے، نماز میں امام رہے۔

۳۔ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے وصال فرما گئے تھے۔ خلافت حقیقی مراد ہوتی تو ایسا نہ ہوتا (تفصیل دیکھئے میری کتاب آئینہ شیعہ مذہب میں)

۳۳۔ سیدۃ النساء

حضور سیدِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خاتونِ جنت سلام اللہ علیٰ اَبِیْھَا وَعَلَیْھَا وَالصَّلوٰۃُ سے فرمایا

یَا فَاطِمَۃُ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَۃَ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَوْ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ (بخاری شریف وغیرہ)

ترجمہ: اے فاطمہ! کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ جنتی عورتوں یا مومنوں کی بیویوں کی سردار ہے۔

۳۴۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جگر پارہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی حضرت ام الفضل بنت حارث ایک روز بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! آج میں نے ایک خوفناک خواب دیکھا سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَا ھُوَ (وہ کیا ہے؟) عرض کیا حضور بہت خطرناک ہے، فرمایا وہ (آخر) ہے کیا؟ عرض کیا رَأَیْتُ کَاَنَّ قِطْعَۃً مِّنْ جَسَدِکَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِیْ حُجْرِیْ (یعنی میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور کے جسم اطہر کا ایک ٹکڑا کاٹا گیا اور میری گود میں رکھا گیا (یعنی تم نے بہت اچھا خواب دیکھا، انشاء اللہ فاطمہ زہرا کے ہاں ایک بیٹا ہوگا) اور وہ تمہاری گود میں رکھا جائے گا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمائی ہوئی یہ تعبیر پوری ہوئی۔ سید الشہدا شہزادۂ کونین سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ۵ شعبان ۴ھ میں پیدا ہوئے اور سیدہ ام الفضل کی گود میں دے دیئے گئے۔

۳۵ تا ۴۱۔ حسنین کریمین

علیٰ نبینا وعلیہم السلام

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ اَیُّ اَھْلِ بَیْتِکَ اَحَبُّ اِلَیْکَ (اپنے اہل بیت میں آپ کو زیادہ پیارا کون ہے؟) فرمایا اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ (حسن وحسین) ترمذی ومشکوٰۃ۔ اکثر اوقات سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کو فرماتے "میرے بیٹوں کو بلاؤ"، جب حاضر ہوتے (فَیَشُمُّھُمَا وَیَضُمُّھُمَا اِلَیْہِ) (تو دونوں کو سونگھتے، چومتے اور اپنے گلے سے چمٹاتے) ترمذی، مشکوٰۃ۔

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما آگئے، دونوں سُرخ قمیص پہنے ہوئے تھے، بار بار چلتے تھے اور گر جاتے تھے فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَہُمَا وَوَضَعَہُمَا بَیْنَ یَدَیْہِ (تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اُتر آئے۔ ان کو اُٹھا لیا اور اپنے سامنے بٹھا لیا) اور فرمایا صَدَقَ اللّٰہُ اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ (اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں)۔ میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ چلتے اور گرتے ہیں تو میں صبر نہ کر سکا حتیٰ کہ میں نے اپنی بات بند کر دی اور ان دونوں کو اُٹھا لیا (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ مشکوٰۃ)۔

(اے اللہ مجھے ان دونوں سے محبت ہے سو تو ان دونوں سے بھی محبت فرما اور دونوں کے محب سے بھی محبت فرمایا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ھُمَا رَیْحَانَیَّ مِنَ الدُّنْیَا (ترمذی) یعنی حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

حضرت یَعْلیٰ بْنِ مُرَّۃَ سے روایت ہے کہ حضور اکرم رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ (یعنی حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، اللہ اُس سے محبت رکھے جو حسین سے محبت رکھتا ہے)۔

ف: سبط اس درخت کو کہتے ہیں، جس کی جڑ ایک ہو مگر شاخیں بہت ہوں جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے اسباط کہلاتے ہیں۔ یونہی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ حضور خواجۂ کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سبط ہیں۔ ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اس شہزادے سے میری نسل چلے گی اور ان کی اولاد مشرق و مغرب کو بھر دے گی۔ آج ساداتِ کرام شرق سے غرب تک جلوہ افروز ہیں اور یہ بھی

حقیقت ہے کہ حسنی سید کم اور حسینی زیادہ۔ پھر سادات کرام کو اپنے نبی پاک سرور لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ سمجھ کر اپنے سر کا تاج نہ کہیں تو کیا کہیں۔

حضرت حُذَیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنی والدہ سے اجازت مانگی کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے ساتھ نمازِ مغرب پڑھوں اور اپنے لئے اور ان کے لیئے (یعنی ماں کے لیئے) بخشش کی دعا کے لئے عرض کروں۔ (والدہ نے اجازت دے دی چنانچہ) میں نے اپنے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا کے ساتھ مغرب اور عشا کی نمازیں ادا کیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو میں بھی پیچھے پیچھے ہو لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آواز سن کر پوچھا کون ہے؟ کیا حذیفہ ہے؟ میں نے عرض کی ہاں، فرمایا تمہاری کیا حاجت ہے؟ اللہ تمہیں اور تمہاری ماں کو بخشے۔ بیشک یہ ایک فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کہے اور یہ بشارت دے بِاَنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ (ترمذی و مشکوٰۃ) یعنی (حضرت) فاطمہ زہرا جنت کی عورتوں کی سردار اور حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں (رضی اللہ عنہم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَحَبَّھُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ (ابن عساکر) جس نے ان دونوں سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی، جس نے ان دو سے بغض رکھا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات امامین کریمین کو اٹھائے ہوئے فرمایا جو مجھ کو دوست رکھے گا، وہ ان دونوں کو اور ان کے والدین کو دوست رکھے گا سو وہ شخص قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا' (ترمذی)

ف :۔ اس حدیث پاک میں پنجتن پاک کی محبت کا فائدہ بتایا گیا ہے۔

نوٹ :۔ مزید احادیث 'فضائل اہلبیت' میں دیکھئے۔

تعظیم اہل بیت کے چند واقعات

حضرات! اب ہم اہل بیت نبوت کے چند واقعات آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں جن سے ظاہر ہوگا کہ صحابۂ کرام اور دیگر سلف صالحین و بزرگان دین اہل بیت نبوت کی کیسی تعظیم و تکریم کرتے تھے۔

حکایت نمبر (1) حضرت مولانا قلندر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ہر روز زیارت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوتی تھی۔ ایک دن کسی جمال کے لڑکے کو کہ سید تھا، طمانچہ مارا اس دن سے زیارت منقطع ہوگئی۔ مدینہ منورہ کے مشائخ سے رجوع کیا۔ انہوں نے ایک زن ولیہ مجذوبہ کے حوالہ کیا۔ سنتے ہی ہوش میں آئی اور مولانا کا ہاتھ پکڑ کر کہا شُفْ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وسلم پس مولانا نے بیداری میں چشم ظاہر سے زیارت کی۔ اس سے پہلے اس لڑکے سے خطا بھی معاف کرائی تھی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔

(شمائم امدادیہ صـ ۱۴۴)

سیدزادے کو مارنے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زیارت سے محروم فرما دیا۔ اسی طرح رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں، اللہ تعالےٰ کے ولیوں کی اولاد کو ستانے سے یہ حضرات بھی اپنی نوازشات، عنایات، توجہات، افادات، افاضات سے محروم کر دیتے ہیں۔ بشرطیکہ سیدزادوں اور پیرزادوں کی ناراضگی دائرۂ شرعیہ میں ہو اور نفسانیت سے نہ ہو۔

معلوم ہوا کہ ایسی حرکات قبیحہ کا مرتکب اپنے مقام سے نیچے گر پڑتا ہے (العیاذ باللہ) یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ خطا معاف کرا کے اس مقام تک پہنچ سکے۔ واللہ اعلم

حکایت نمبر (2) حضرت علامہ ابن العابدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ہمارے مشائخ میں سے ایک بزرگ مکہ مکرمہ میں مجاور تھے اور وہاں درس دیتے تھے۔ ان کے

سامنے آیت اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا - گزری اور یہ بھی انہیں معلوم تھا کہ اس آیت سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے کہ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد (سادات کرام) کا اکمل الاحوال پر یعنی اچھا خاتمہ ہوگا۔ دلائل بھی اس پر قوی ملے۔ لیکن سادات بلکہ کے حالات سن کر مستبعد سمجھا کہ کہاں وہ کمالات اور کہاں ان سادات کی غلط کاریاں اسی کشمکش میں ایک روز خواب میں حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی لیکن دیکھا تو حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے چہرہ اقدس پھیر لیا اور فرمایا تم کون لگتے ہو۔ میری اولاد کے حسن خاتمہ پر بدگمانی کرنے والے (او کما قال) اسی گھبراہٹ سے جاگ آگئی اور تائب ہوئے کہ آئندہ کسی سید زادے پر ایسی بدگمانی نہیں کروں گا۔

فائدہ:۔ سادات کے اچھے خاتمے پر بدگمانی گناہ ہے۔ ویسے بھی ہر مومن پر بدگمانی ناجائز ہے لیکن ان حضرات کی بدگمانی سے خاص سزا ملتی ہے۔

(نعوذ باللہ من ذلک)

حکایت نمبر ۳:۔ حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جب طلب طریق کے لئے سلطان نظام الدین بلخی کی خدمت میں پاپیادہ گنگوہ سے بلخ پہنچے اور حضرت شیخ کو اطلاع ہوئی تو اول بڑی خاطر تواضع کی۔ شہر سے باہر تک استقبال کو تشریف لائے۔ سلطان بلخ بھی ساتھ تھا کیونکہ وہ شیخ کا معتقد تھا۔ غرض مرشد زادے کا بڑی شان سے استقبال کیا اور شہر میں لے جاکر خوب خدمت کی اور کئی روز تک بادشاہ اور وزراء امراء کے یہاں ان کی دعوتیں ہوتی رہیں۔ جب کئی دن ہوگئے تو شاہ ابوسعید نے عرض کیا کہ حضرت میں گنگوہ سے بلخ تک پیادہ چل کر دعوتوں کے لئے نہیں آیا۔ فرمایا صاحبزادے! پھر جو خاص مطلب ہو بیان فرمایئے۔ کہا میں تو وہ دولت لینے آیا ہوں جو آپ میرے گھر سے لائے ہیں۔ بس یہ سنتے ہی شیخ کا رنگ بدل گیا اور بزجان حال فرمایا۔

ناز پروردہ تنعم نبرد راہ بدوست
عاشقی شیوۂ زندانِ بلاکشش باشد

فرمایا صاحبزادے! اگر وہ دولت لینا چاہتے ہو تو پھر یہ شان و شوکت رخصت کرو اور آج سے حمام کی خدمت تمہارے سپرد ہے جاکر جھونکو اور نقیب جانقاہ سے فرما دیا کہ ان کو لنگر کی روٹی صبح و شام دے دیا کرو اور فرمایا جب تک ہم اجازت نہ دیں اس وقت تک ہمارے سامنے نہ آؤ۔ نہ ذکر بتایا نہ شغل بس نماز روزہ کرتے اور حمام جھونکتے رہتے۔ اسی حالت میں ایک عرصہ گزر گیا۔ اس کے حضرت شیخ نے بھنگن سے سے فرمایا کہ آج کوڑا ابوسعید کے سر پر ڈال دینا۔ بھنگن نے ایسا ہی کیا تو شاہ ابوسعید نے غصہ سے فرمایا "گنگوہ ہوتا تو آج تجھے حقیقت معلوم ہو جاتی" بھنگن نے عرض کر دیا کہ ابوسعید نے یہ کہا تھا۔ فرمایا ارے! ابھی تو خناس دماغ میں گھسا ہوا ہے گنگوہ کی بو نہیں نکلی" اور حمام جھونکیں۔ چنانچہ اور عرصہ گزر گیا پھر دوبارہ بھنگن کو وہی حکم دیا چنانچہ اس نے پھر ایسا ہی کیا۔ اس دفعہ شاہ ابوسعید نے زبان سے کچھ نہیں کہا مگر تیز نظروں سے گھور کر دیکھا۔ شیخ نے یہ حال سُن کر فرمایا کہ ابھی کسر باقی ہے چنانچہ ایک عرصہ تک پھر یہی خدمت جاری رکھی۔ اس کے بعد پھر وہی حکم دیا۔ اس نے پھر ایسا ہی کیا۔ اس وقت شاہ ابوسعید کا نفس بالکل مر گیا تھا۔ کوڑا جو گر گیا تھا اپنے اوپر ڈالنے لگے۔ بھنگن نے جاکر شیخ سے یہ حال عرض کیا تو فرمایا الحمدللہ اول قدم طے ہوا۔ واقعی یہ تکبر راستہ میں حائل ہے۔ یہ نکل جائے تو پھر بہت جلد طریق طے ہو جاتا ہے۔ عارف فرماتے ہیں۔

میانِ عاشق و معشوق ہیچ حائل نیست
تو خود حجابِ خودی حافظ از میاں برخیز

مگر یہ تکبر بڑی مشکل سے نکلتا ہے۔ چنانچہ اس ریاضت شاقہ کے بعد اب شاہ ابوسعید کو اتنی اجازت ملی کہ شیخ کی مجلس میں آجایا کریں اور باتیں سُنا کریں۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد

ذکر تعلیم کیا گیا۔ گویا اب وصل کی تدبیر شروع ہوئی۔ ذکر شروع کرنے کے بعد کچھ حالات وکیفیات طاری ہوئیں تو شیخ کو معلوم ہوا کہ ابو سعید میں عجب پیدا ہو گیا ہے تو فوراً سب ذکر و شغل چھڑا دیا اور کتوں کی خدمت سپرد کی۔ وہ شکاری کتے تھے۔ ایک دن شاہ ابو سعید ان کو جنگل میں ٹہلانے لے جا رہے تھے کہ راستہ میں کوئی شکار کتوں کو نظر آیا۔ شکار کو دیکھ کر وہ تو ہوا ہو گئے۔ شاہ ابو سعید بھی کچھ دیر تک زنجیر کو تھامے ہوئے ان کے ساتھ ساتھ دوڑتے رہے۔ آخر کہاں تک دوڑتے تھک گئے۔ اور وہ شکاری کتے مضبوط اور قوی ان کے قابو سے باہر ہو گئے۔ ان کو اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو میرے ہاتھ سے زنجیر چھوٹ جائے اور کتے چھوٹ کر بھاگ جائیں۔ تو شیخ صاحب کا عتاب ہوگا۔ آپ نے زنجیر کو کمر سے باندھ لیا اور کچھ دور تک اس طرح دوڑے آخر تھک کر گر گئے۔ اب یہ حال ہے کہ کتے بھاگ رہے ہیں اور یہ ساتھ ساتھ گھسٹتے جا رہے ہیں کہیں ڈھیلوں میں سر لگتا ہے، کہیں کانٹوں سے بدن زخمی ہوتا ہے۔ اسی حالت میں ان پر غیبی فضل ہوا کہ ایک تجلی خاص ان کے اوپر ہوئی۔ جس کی لذت نے تمام تکلیف کو بھلا دیا۔ ادھر حضرت شیخ کو یہ حالت منکشف ہوئی اور انہوں نے خدام سے فرمایا اس وقت ابو سعید پر فضل ہو گیا اور ایک خاص تجلی سے حق تعالےٰ نے ان کو مشرف فرما دیا۔ جاؤ جنگل سے ان کو اٹھا لاؤ۔ خدام تو ادھر دوڑے اور ادھر سلطان نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ پر شیخ الشیوخ حضرت شاہ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت منکشف ہوئی۔ اور فرمایا نظام الدین تم کو اس سے زیادہ مشقت لینے کا بھی حق تھا مگر ہم نے تو تم سے اتنی مشقت نہ لی تھی۔ یہ ایک محبت آمیز عتاب تھا جس سے سلطان نظام الدین کے دل پر بہت بڑا اثر ہوا۔ چنانچہ اب جو شاہ ابو سعید سامنے آئے ہی تھے کہ سلطان جی نے ان کو محبت سے سینہ سے لگایا اور پھر ذکر و شغل میں لگا دیا۔ اور خاطر و مدارت ہونے لگی۔ شاہ ابو سعید کو اس روز کی تجلی کا بہت اشتیاق تھا کہ پھر وہی تجلی ہو۔ روزانہ ذکر کے وقت اس کے اشتیاق میں رہتے تھے۔ جب کئی روز تک نہ

ہوئی تو ایک دن حبس دم کرکے بیٹھ گئے۔ اور پختہ ارادہ کر لیا کہ جب تک وہ تجلی نہ ہوگی سانس نہ چھوڑوں گا چاہے دم نکل جائے۔ کیونکہ ایسی زندگی سے مرنا ہی اچھا ہے۔ اس طریق میں بھی کیا کیا حالتیں پیش آتی ہیں۔ جس پر گزرتی ہے وہی جانتا ہے۔ چنانچہ کئی گھنٹے یک سانس روکے بیٹھے رہے۔ بالآخر وہ تجلی پھر ہوئی اور اس کی مسرت میں اس زور سے سانس چھوٹا کہ پسلی پر ضرب پہنچی اور ٹوٹ گئی۔ اس وقت غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہوا جس میں چمچہ کے اندر دوائی تھی وہ ان کے منہ میں لگا دی گئی۔ اس کے کھاتے ہی پسلی فوراً جڑ گئی اور اس کی وہی حالت ہوگئی۔

در دم نہفتہ بہ ز طبیباں مدعی
باشد کہ از خزانۂ غیبش دوا کنند

اور اسی کے ساتھ یہ بھی ارشاد ہوا کہ چوزے کا شوربہ چند روز تک پینا۔ انہوں نے حالت فرو ہونے کے بعد شیخ سے یہ قصہ عرض کیا۔ شیخ نے فوراً چوزوں کا انتظام کر دیا اور کئی روز تک چوزے کھلاتے گئے۔ اب حق تعالیٰ کی طرف سے خود حکم ہوتا ہے۔ عمدہ عمدہ غذائیں کھاؤ۔ پہلے وہ مشقت تھی کہ حمام جھونکو اور جَو کی روٹی کھاؤ۔ اس کے بعد خلافت عطا ہوئی۔ یہ شیخ کامل بن کر گنگوہ آئے۔

فائدہ :۔ اس حکایت سے یہ ثابت ہوا کہ اولاد سے محبت فطرتی امر ہے۔ انہیں جو بھی جس طرح کی تکلیف پہنچاتے صاحب اولاد کو گوارا نہیں خواہ تکلیف پہنچانے والا کتنا پیارا اور بلند قدر ہو۔ چنانچہ حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین یا اولاد پاک کی شان میں بے ادبی حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناراضی کا سبب ہے تفصیل کے لئے دیکھئے کتابیں گستاخوں کا بُرا انجام" اور بے ادب بے نصیب، دورِ حاضر کے بعض لوگ اس بدبختی کا شکار ہوتے رہے ہیں اور نسبت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں سے بے پرواہ ہو رہے ہیں یا کئے جا رہے ہیں ورنہ سلف صالحین علیہ الرحمہ کے نزدیک اس

کی بہت اہمیت تھی۔

حکایت نمبر ۴ :- حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں پرائیویٹ سیکرٹری لایا گیا جو خود مسلمان تھا مگر اس کا باپ کافر تھا۔ آپ نے فرمایا! مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس کا باپ بے دین ہے۔ منشی بولا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا باپ بھی تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تھا۔ فَغَضِبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ غَضَباً شَدِيْداً وَ قَالَ مَا وَجَدْتَ لَهٗ مَثَلاً غَيْرَ النَّبِيِّ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔ (تو حضرت عمر بن عبد العزیز سخت غصے میں آکر فرمانے لگے۔ تجھے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے سوا اس بارے میں کوئی مثال نہ ملی) چنانچہ آپ نے آرڈر کر دیا کہ اسے کبھی دفتر میں نہ رکھا جائے۔ یونہی ایک دفعہ آپ نے سلیمان بن سعد کو بھی عہدۂ منشی سے برخواست کر دیا تھا۔ کیونکہ اس نے بھی حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے بارے میں کوئی نازیبا انداز اختیار کیا تھا۔ (ارشاد الغبی ضمیمہ ص ۳)

کیا ممکن نہیں کہ کل قیامت کے دن بھی ایسے گستاخوں کو اسی گستاخی کی بناء پر دوزخ میں ڈال دیا جائے۔ اگر کبھی کو اثباتی دلائل نہ ملیں تو کم از کم زبان ہی بند رکھے۔

حکایت نمبر ۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ چند قریشی حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہما کے گھر جمع ہو کر فخر کا اظہار کرنے لگے۔ اس پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا " ہم میں تو رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہیں" وہ کہنے لگے بنجر زمین (معاذ اللہ) میں کھجور یا کوئی درخت نمودار ہو گیا ہے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کر دیا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم جلال میں آگئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو جمع کریں۔ لوگ آگئے تو حضور

سیّد عالم صلےّ اللہ علیہ وسلّم نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر پوچھا لوگو! میں کون ہوں؟ سب نے عرض کی، آپ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں۔ (صلےّ اللہ علیہ والہٖ وسلّم ورضی اللہ عنہما) فرمایا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے خاندان کی تنقیص و تحقیر کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! میں ان سے نسب میں افضل اور مقام و مرتبہ کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں۔ (مسالک الحنفا از علامہ سیوطی)

حکایت ۶؎ :- سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہٗ نے جب ابو جہل کی لڑکی سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تو حضور صلےّ اللہ علیہ وسلّم نے انہیں فرمایا، فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے اور میں اس بات کو حرام قرار نہیں دیتا جسے اللہ تعالےٰ نے حلال کیا ہے (یعنی حسب ضرورت چار بیویوں تک نکاح میں رکھ سکنا) لیکن خدا کی قسم اللہ کے رسول کی لخت جگر اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ہی شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ (بخاری)

حکایت ۷؎ :- حدیث شریف میں ہے کہ ابو لہب کی مسلمان بیٹی سبیعہ رضی اللہ عنہا نے حضور پُر نور صلےّ اللہ علیہ وسلّم سے عرض کی کہ :-

اِنَّ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ اَنْتِ بِنْتُ حَطَبِ النَّارِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم وَھُوَ مُغْضَبٌ فَقَالَ مَابَالُ اَقْوَامٍ یُؤْذُوْنَنِیْ فِیْ قَرَابَتِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ۔

(ابن منذر۔ مواہب مع زرقانی ۱۸۶؎ ج ۱)

ترجمہ :- لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو دوزخ کے ایندھن کی بیٹی ہے۔ سو حضور صلےّ اللہ علیہ وسلّم غضب ناک ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو مجھے میرے رشتہ داروں کے بارے میں ایذا دیتے ہیں اور (انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ) جو مجھے ایذا دیتا ہے وہ اللہ کو ایذا دیتا ہے۔

فائدہ :- اب اس ایذا کا نتیجہ قرآن سے سنیئے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا۔

ترجمہ :- جو لوگ اللہ اور رسول اللہ کو اذیت دیتے ہیں ان پر خدا کی لعنت ہے۔ دنیا و آخرت میں اور اللہ تعالےٰ نے ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ سوچیئے جب ابولہب کی جو قرآن کے مطابق واقعی اور یقینی دوزخ کا ایندھن ہے۔ بیٹی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت بعیدہ سے فیضیاب ہو رہی ہے تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے جگر پارے کس ادب و تعظیم کے مستحق ہونے چاہئیں۔

حکایت نمبر ۸ :-

بغداد میں ایک بادشاہ کے پاس ایک پہلوان ملازمت کرتا تھا۔ بادشاہ کو اس پر بڑا ناز تھا۔ ایک دفعہ بادشاہ نے منادی کرادی کہ جو اس پہلوان کو شکست دے گا۔ اسے ایک لاکھ روپیہ انعام دیا جائے گا مگر سارے ملک سے کوئی بھی پہلوان اس سے کشتی پر رضامند نہ ہوا۔ آخر کار ایک دُبلا پتلا شخص کشتی کے تیار ہو گیا۔ مقابلہ شروع ہونے سے قبل دُبلے پتلے شخص نے پہلوان سے کہا۔ جناب! میری بیٹیاں جوان ہیں، اگر آپ گر جائیں تو میری بچیوں کی شادی ہو سکتی ہے۔ اس طرح میرے سر سے بوجھ اُتر جائے گا۔ پہلوان نے کہا اے شخص! تم بالکل فکر مند نہ ہو میں کشتی کے دوران گر جاؤں گا تم میرے سینے پر بیٹھ جانا۔ مقابلہ شروع ہوا۔ کچھ ہی دیر بعد پہلوان نیچے گر پڑا اور وہ سینے پر سوار ہو گیا۔

بادشاہ کو بہت غصہ آیا۔ اس نے پہلوان کو بلا کر کہا" اگر اس مرتبہ تم گرے تو تمہاری تنخواہ بند کر دی جائے گی لیکن پہلوان نے پھر شکست تسلیم کر لی تیسری بار بادشاہ نے کہا کہ اس مرتبہ (بھی اگر تم گر گئے تو) تمہیں ملک بدر کر دیا جائے گا۔ تیسرے مقابلے میں پہلوان وعدے کے مطابق گر گیا تو اسی وقت بادشاہ نے اس کی جلاوطنی کا حکم جاری کر دیا۔

پہلوان رات گزارنے کے لئے ایک مسجد میں گیا اور سو گیا تو رات کو حضور سید عالم صلے

علیہ وسلم نے اسے زیارت سے مشرف فرمایا اور اپنے زمانے کا سردار اولیاء بنا دیا۔

کہتے ہیں یہ پہلوان حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ عنہ تھے اور کشتی میں آپ کا مقابلہ کرنے والا ایک سید زادہ تھا۔ (علیہما الرحمہ)

حکایت ۹ :-

بغداد کے حاکم ابراہیم بن اسحاق کو ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا "قاتل کو رہا کر دو"۔ یہ سن کر حاکم بغداد کانپتا ہوا اُٹھا اور اپنے عملے سے پوچھنے لگا کہ کیا کوئی قتل کا ملزم بھی آیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں ایک شخص ہے۔ حاکم بغداد نے کہا اسے میرے سامنے لاؤ۔ چنانچہ اسے لایا گیا۔ حاکم نے اسے کہا سچ سچ بتاؤ واقعہ کیا ہے۔ اس نے کہا سچ کہوں گا اور ہرگز جھوٹ نہ بولوں گا۔ بات یہ ہوئی کہ ہم چند آدمی مل کر بدمعاشی و عیاشی کرتے تھے۔ ایک بڑھیا کسی نہ کسی بہانے سے کوئی نہ کوئی عورت ہر رات ہمارے پاس لے آتی تھی۔ ایک رات وہ ایک ایسی عورت لے آئی جس نے میری زندگی میں انقلاب برپا کر دیا۔ یہ نووارد ہمارے سامنے آئی تو چیخی، چلائی اور بیہوش ہو کر گر پڑی میں اسے ایک دوسرے کمرے میں لے گیا اور اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔ آخر وہ ہوش میں آئی تو میں نے چیخنے اور بیہوش ہونے کی وجہ پوچھی۔ وہ بولی "اے نوجوان! میرے حق میں اللہ سے ڈر۔ پھر کہتی ہوں کہ اللہ سے ڈر۔ یہ بڑھیا مجھے فریب دے کر ادھر لے آئی ہے میں ایک شریف اور سیدہ ہوں۔ میرے نانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور میری ماں حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ خبردار! اس نسبت کا لحاظ رکھنا اور میری طرف بد نگاہی سے نہ دیکھنا"۔

میں یہ سن کر لرز اُٹھا اور دوستوں کو اس حقیقت حال سے آگاہ کر کے بہت سمجھایا کہ اس سید زادی کی بے ادبی نہ ہونے پائے۔ مگر انہوں نے اسے دھوکا سمجھا اور یہ خیال کر لیا کہ شائد میں ارتکاب گناہ میں انہیں شریک نہیں کرنا چاہتا۔ چنانچہ وہ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو گئے میں نے صاف صاف کہہ دیا کہ یہ جرم نہ خود کروں گا نہ کسی کو کرنے دوں گا۔ چنانچہ وہ مجھ پر جھپٹ پڑے اور مجھے ایک زخم بھی آ گیا۔ ایک شخص جو سیدہ کے کمرے کی طرف بڑھا تو میں نے اس پر چھری

سے وار کر دیا اور مار ڈالا۔ پھر اس سیدہ کو اپنی حفاظت میں لے کر نکلا تو شور مچ گیا۔ چھری میرے ہاتھ میں تھی، پکڑا گیا اور آج یہ بیان دے رہا ہوں۔

حاکم بغداد نے کہا "جاؤ! تمہیں رسول اللہ صلے علیہ وسلم کے حکم سے رہا کیا جاتا ہے۔

(حجتہ اللہ علی العلمین ص ۸۱۲)

نکتہ:- جب ایک سیدزادی کے ادب کا یہ مقام ہے تو بلاواسطہ اہل بیت کرام علیہم الرضوان کی منزلت کیا ہوگی۔

حکایت ۱۰:- ثمرقند میں ایک بیوہ سیدزادی رہتی تھی۔ اس کے چند بچے بھی تھے۔ ایک دن وہ اپنے بھوکے بچوں کو لے کر ایک رئیس آدمی کے پاس پہنچی اور اسے بتایا کہ میں سیدزادی ہوں۔ میرے بچے بھوکے ہیں۔ انہیں کھانا کھلاؤ۔ وہ (رئیس) کہنے لگا "تم اگر واقعی سیدزادی ہو تو کوئی دلیل پیش کرو"۔ سیدزادی نے فرمایا۔ میں ایک غریب بیوہ ہوں زبان پر اعتبار کرو دلیل کیا پیش کروں؟ وہ بولا۔ میں زبانی جمع خرچ کا قائل نہیں، دلیل پیش کرو ورنہ جاؤ۔

وہ سیدزادی بچوں سمیت واپس چلی آئی اور ایک مجوسی رئیس کے پاس جا کر اپنا قصہ سنانے لگی۔ وہ بولا "محترمہ! اگرچہ میں مسلمان نہیں ہوں مگر تمہاری سیادت کی قدر و تعظیم کرتا ہوں۔ میرے ہاں قیام فرماؤ میں روٹی کپڑے کا ضامن ہوں۔ چنانچہ اس نے بہت خدمت کی۔

رات ہوئی تو نام کے مسلمان رئیس نے حضور پُر نور شافع یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ایک بہت بڑے نورانی محل کے پاس جلوہ افروز دیکھا۔ اس نے پوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ نورانی محل کس لئے ہے؟ فرمایا "مسلمان کے لئے"۔ عرض کرنے لگا حضور میں بھی تو مسلمان ہوں۔ مجھی کو عنایت فرما دیجئے"۔ فرمایا مسلمان ہے تو اپنے اسلام کی دلیل پیش کر، وہ بہت گھبرایا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری بیٹی تمہارے پاس آتے تو اس سے سیادت کی دلیل طلب کرتے ہو اور خود بے دلیل

اس محل میں چلے جاؤ، ناممکن ہے۔ اب اٹھا تو بہت زیادہ رویا اور چلا سیدزادوں کو ڈھونڈنے۔ آخر پتہ چلا کہ وہ فلاں مجوسی کے ہاں قیام پذیر ہیں۔ چنانچہ وہ شخص مجوسی کے پاس جاکر التجا کرنے لگا کہ ایک ہزار روپیہ لے لو اور سید کنبہ میرے سپرد کر دو۔ مجوسی بولا۔ کیا میں وہ نورانی محل ایک ہزار روپے میں بیچ دوں ناممکن ہے سن لو! حضور صلے اللہ علیہ وسلم جو تمہیں اس محل سے دور فرما گئے ہیں۔ مجھے کلمہ پڑھا کر اس محل میں داخل فرما گئے ہیں۔ اب میں بیوی بچوں سمیت مسلمان ہوں اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت سے شاد کام ہوں اور تیرا سارا کنبہ جنتی ہے۔

(نزہتہ المجالس ص ۱۹۴ ج ۴)

حکایت ۱۱:-

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ بڑی وجاہت سے چل رہے تھے کہ ایک نادار سید نے کہا "میں سید ہونے کے باوجود بھی آپ سے مرتبے میں کم کیوں ہوں؟" بولے۔ میں تو تیرے جد امجد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا اطاعت گزار ہوں لیکن تو ان کے اقوال و اعمال پر بھی عمل پیرا نہیں ہے۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے جواب میں کہا۔ یہ تو ایک حقیقت ہے کہ تیرے جد اعلے صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور میرا باپ گمراہ۔ مگر انہوں نے (تیرے جد اعلے علیہ التحیۃ والثناء نے) جو ترکہ چھوڑا اسے میں نے پالیا۔ جس کی وجہ سے مجھے یہ مرتبہ ملا اور میرے باپ کی گمراہی تو نے ترکے میں حاصل کر لی۔ اس لیے تو رسوا ہو گیا۔ لیکن اسی شب آپ نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ناراض دیکھا، وجہ پوچھی تو سید عالم نور مجسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو نے میری آل کے عیوب کی پردہ دری کیوں کی؟" چنانچہ آپ بیدار ہونے کے بعد انہی سید صاحب کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ اُدھر سید صاحب کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ تیرے اعمال و افعال بہتر ہوتے تو عبداللہ تیری اہانت کیوں کرتا؟ چنانچہ بیدار ہو کر وہ بھی آپ کی تلاش میں چل دیئے راستے میں دونوں کی ملاقات ہوئی تو اپنا اپنا خواب سنا کر تائب ہوئے۔

(تذکرۃ الاولیاء)

حکایت ۲ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اصابہ میں فرمایا۔ یحییٰ ابن سعید انصاری عبید بن حنین سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا۔ وہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔ میں منبر پر چڑھ گیا اور کہا اِنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِ اَبِیْ وَاذْهَبْ اِلٰی مِنْبَرِ اَبِیْكَ۔ یعنے میرے باپ کے منبر سے اترئیے اور اپنے باپ کے منبر پر جائیے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لَمْ یَكُنْ لِاَبِیْ مِنْبَرٌ۔ میرے باپ کا منبر نہیں تھا۔ اور مجھے پکڑ کر اپنے پاس بٹھالیا۔ میں اپنے پاس پڑی ہوئی کنکریوں سے کھیلتا رہا۔ جب آپ منبر سے اترے تو مجھے اپنے گھر لے گئے پھر مجھ سے فرمایا کتنا اچھا ہو اگر آپ کبھی کبھی تشریف لاتے رہیں۔ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں ان کے پاس گیا آپ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تنہائی میں باتیں کر رہے تھے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دروازے پر کھڑے تھے۔ ابن عمر واپس ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ واپس ہو گیا۔ بعد میں جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے فرمایا کیا بات ہے میں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ میں نے کہا امیر المؤمنین! میں آیا تھا آپ حضرت معاویہ سے گفتگو فرما رہے تھے تو میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ واپس آگیا۔ انھوں نے فرمایا آپ ابن عمر سے زیادہ حقدار ہیں ہمارے سروں کے بال اللہ تعالیٰ نے آپ کی برکت سے اگائے ہیں۔ برکات آل رسول ص ۳۶

حکایت ۳ ابو الفرج اصفہانی عبید اللہ بن عمر قواریری سے روایت کرتے ہیں کہ ہم سے یحییٰ ابن سعید نے سعید بن ابان قرشی سے روایت کی کہ حضرت عبد اللہ بن حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس تشریف لے گئے وہ نوعمر تھے ان کی بڑی بڑی زلفیں تھیں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں اونچی جگہ بٹھایا ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کی ضرورتیں پوری کیں۔ جب وہ تشریف لے گئے تو حضرت عمر بن عبد العزیز کی قوم نے ان کی ملامت کی اور کہا کہ آپ نے ایک نوعمر بچے کے ساتھ ایسا ایسا سلوک کیا۔

انھوں نے فرمایا مجھ سے معتبر آدمی نے بیان کیا گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان سے سن رہا ہوں آپ نے فرمایا اِنَّمَا فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِّنِّیْ یُسِیْءُنِیْ مَا یُسِیْءُھَا۔ یعنی فاطمہ میری لخت جگر ہیں ان کی خوشی کا سبب میری خوشی کا باعث ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ اگر حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف فرما ہوتیں تو جو تم نے جو کچھ ان کے بیٹے کے ساتھ کیا ہے اس سے ضرور خوش ہوتیں [۱]

حکایت [۴] شیخ اکبر سیدی محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تصنیف "مسامرات الاخیار" میں اپنی سند متصل سے حضرت عبداللہ بن مبارک سے روایت کرتے ہیں کہ بعض متقدمین کو حج کی بڑی آرزو تھی انھوں نے فرمایا مجھے ایک سال بتایا گیا کہ حاجیوں کا ایک قافلہ بغداد شریف میں آیا ہے۔ میں نے ان کے ساتھ حج کے لئے جانے کا ارادہ کیا پانچ سو دینار لے کر میں بازار کی طرف نکلا تاکہ حج کی ضروریات خرید لاؤں۔ میں ایک راستے پر جا رہا تھا کہ ایک عورت میرے سامنے آئی۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے میں سیدزادی ہوں میری بچیوں کے لئے تن ڈھانپنے کا کپڑا نہیں ہے اور آج چوتھا دن ہے کہ میں نے کچھ نہیں کھایا ہے۔ اس کی گفتگو میرے دل میں اتر گئی میں نے وہ پانچ سو دینار اسکے دامن میں ڈال دئے اور ان سے کہا کہ آپ اپنے گھر جائیں اور ان دیناروں سے اپنی ضرورتیں پوری کریں۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھ کو ایک سیدزادی کی امداد کی توفیق عطا فرمائی اور واپس آگیا۔ میں کئی سال حج کر چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بار حج پر جانے کا شوق میرے دل سے نکال دیا۔ دوسرے لوگ چلے گئے حج کیا اور واپس چلے آئے میں نے سوچا کہ دوستوں سے ملاقات کر آؤں اور انھیں مبارکباد پیش کر دوں۔ چنانچہ میں گیا جس دوست سے ملتا اسے سلام کرتا اور کہتا کہ اللہ تعالیٰ تمہارا حج قبول فرمائے اور تمہاری کوشش کی بہترین جزا عطا فرمائے تو وہ مجھ سے کہتا کہ اللہ تعالیٰ تمہارا بھی حج قبول فرمائے کئی دوستوں نے اسی طرح کہا اور جب رات کو سویا تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا لوگ تمہیں حج کی جو مبارکباد پیش کر رہے ہیں اس پر تعجب

نہ کرو تم نے میری ایک کمزور اور ضرورت مند بیٹی کی امداد کی تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی
اس نے ہو بہو تجھ جیسا ایک فرشتہ پیدا فرمایا جو ہر سال تمہاری طرف سے حج کرتا رہیگا۔

حکایت ۵ سیدی عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ سید شریف نے حضرت خطاب
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں بیان کیا کہ کاشف البحیرہ نے ایک سید کو مارا تو اسی رات
خواب میں اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس حال میں زیارت ہوئی کہ آپ
اس سے اعراض فرما رہے ہیں۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا کیا گناہ ہے؟ فرمایا
تَضْرِبُنِی وَاَنَا شَفِیْعُكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ تو مجھے مارتا ہے حالانکہ میں قیامت کے
دن تیرا شفیع ہوں۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے یاد نہیں کہ میں نے آپ کو مارا ہو۔
آپ نے فرمایا اَمَا ضَرَبْتَ وَلَدِیْ۔ کیا تو نے میری اولاد نہیں مارا؟ اس نے
عرض کیا ہاں۔ فرمایا مَا وَقَعَتْ ضَرْبَتُكَ اِلَّا عَلٰی ذِرَاعِیْ هٰذَا۔ تیری ضرب
میری ہی کلائی پر پڑی ہے۔ پھر آپ نے اپنی کلائی نکال کر دکھائی جس پر ورم تھا جیسے کہ
شہد کی مکھی نے ڈنک مارا ہو۔[2]

حکایت ۶ علامہ مقریزی فرماتے ہیں مجھ سے رئیس شمس الدین محمد بن عبداللہ عمری نے بیان
کیا کہ میں ایک دن قاضی جمال الدین محمود عجمی کی خدمت میں حاضر ہوا جو قاہرہ کے گورنر تھے
وہ اپنے نائبوں اور خادموں کے ہمراہ سید عبدالرحمن طباطبی مؤذن۔ کے گھر تشریف لے گئے
ان سے اجازت طلب کی وہ اپنے گھر سے باہر آئے تو انھیں گورنر کے اپنے یہاں آنے پر
سخت حیرت ہوئی۔ وہ انھیں اندر لے گئے۔ ہم بھی ان کے ساتھ اندر چلے گئے اور سید
عبدالرحمن کے سامنے اپنے اپنے مرتبے کے مطابق بیٹھے۔ سب لوگ جب اطمینان سے بیٹھ
گئے تو گورنر نے سید صاحب سے کہا کہ حضرت مجھے معاف فرمائیے۔ انھوں نے کہا جناب کیا
چیز معاف کردوں؟ انھوں نے کہا کل رات میں قلعہ پر گیا اور بادشاہ یعنی ملک ظاہر برقوق
کے سامنے بیٹھا تو آپ تشریف لائے اور مجھ سے بلند جگہ پر بیٹھ گئے۔ میں نے اپنے دل
میں کہا یہ بادشاہ کی مجلس میں مجھ سے اونچے کیوں بیٹھے ہیں؟ رات کو میں سویا تو مجھے نبی اکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا یا مَحْمُودُ تَانِفُ اَنْ تَجْلِسَ تَحْتَ وَلَدِیْ۔ محمود! تو اس بات سے عار محسوس کرتا ہے کہ میری اولاد سے نیچے بیٹھے۔ یہ سن کر حضرت سید عبدالرحمن رو پڑے اور کہا جناب میں ایسا کہاں ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے یاد فرمائیں۔ یہ سننا تھا کہ تمام حاضرین بھی رو پڑے اور سب کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ سب نے سید صاحب سے دعا کی درخواست کی اور واپس آ گئے۔

وصلی اللہ تبارک وتعالیٰ وسلم علی النبی الکریم۔ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ واھل بیتہٖ اجمعین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین

ناشر

قاری منظور احمد نقشبندی محلہ اسلام پورہ نوشہرہ ورکاں

برائے ایصالِ ثواب

بابا مہر دین صاحب مرحوم حدو کے مرید کے ضلع شیخوپورہ

محبوبِ سبحانی، عارفِ حقانی، شیرِ ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ

کے تصرف، کشف، کرامات جلیلہ اور کمالاتِ جمیلہ پر نہایت جامع اور مستند دستاویز

تصنیف

حضرت مولانا غلام یار مکوی نقشبندی مجددی شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ

والد ماجد حضرت پیر میاں محمد حفیظ اللہ صاحب مکوی نقشبندی مدظلہ

ناشر

مولانا الحاج قاری غلام عباس نقشبندی مجددی شرقپوری

(مہتمم اعلیٰ جامعہ رضائے مصطفےٰ موتی مسجد نوشہرہ ورکاں، گوجرانوالہ)

ملنے کا پتہ

مکتبہ حضرت میاں صاحب (علیہ الرحمۃ) شرقپور شریف شیخوپورہ